

بسم رب الحسینؑ

ڈھل گیا روزِ قضا سو گئی فوجِ خدا
اے شامِ غریباں اے شامِ غریباں
سادات کے خیموں سے اٹھتا ہے کیوں دھواں
کیوں روتی ہے کیوں خاک پہ سوتی ہے معصومہؑ
خیام سے آتی ہے صدا ہائے مدینہ
بکھرے ہوئے لاشے ہیں کیسا ہے یہ سماں
اصغرؑ کا نہ جھولا ہے نہ اکبرؑ کی اذان ہے
کیوں چاندنی شب میں اندھیرے کا سماں ہے
کیوں پہرے پہ بی بیؑ ہے عباسؑ ہے کہاں
بے دردی سے لوٹا گیا قاسمؑ کا بھی سہرا
ماں ڈھونڈتی تھی چومنے کو بیٹے کا چہرا
کوئی تیروں میں اُجھا ہے کہیں ڈوبی ہے سنناں
ہائے گھر گئی دو شامیوں میں یوں آلِ پیغمبرؐ
اک شام کو خالی ہوا بی بی کا بھرا گھر
اُس شام کا صدمہ تو عابد سے ہے عیاں
اے شامِ ستم تو نے یہ کیا کر دیا بن میں
تطہیر کی وارث کو کھلے سر کیا بن میں
عابد کے آنسوؤں میں ہوا خون کیوں رواں
اے حیدریؑ اس شام کی اب ہووے سحر بھی
آباد ہوں سادات کے اُجڑے ہوئے گھر بھی
میرے ساتھ منتظر ہیں خود صاحب الزماںؑ
(حیدری صاحب)